

375000 والد اگر ذہنی مریض ہو یا ذینشیا میں بٹلا ہو تو اس کے مال میں تصرف کا حکم

سوال

میرے والد ماغی بیمار ہونے سے پہلے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ میں میں رہنے والے میرے کرزن کو وقار قسم دیا کرتے تھے۔ والد صاحب نے جو رقم اسے دی وہ اب تک تقریباً 75,000 ریال تک پہنچ گئی ہے۔ میرے والد ہر بار اسے کہتے: اس رقم کے ساتھ فلاں فلاں کام کرو، ان کی ہر بار بات مختلف ہی ہوتی تھی۔ آخری بار جب والد صاحب نے اسے رقم دی تو اس سے کہا: اگر میں مرجاوں تو اس رقم سے جانور ذبح کرنے ہیں، اور گوشت تقسیم کر دینا۔ میں نے اپنے اس کرزن سے رابطہ کیا اور اس سے پوچھا کہ اس کے پاس جو رقم تھی اس کا کیا ہوا؟ اس نے مجھے بتایا کہ پیسے اسی کے پاس میں اس نے ان پیسوں کا کچھ نہیں کیا اور وہ رقم واپس لوٹا دے گا۔

میرے والد کی میں زمین بھی ہے، تاہم اس کے ثبوت کے لیے کوئی دستاویز نہیں ہے۔ اس زمین کو میرے والد کے کہنے پر میرے کرزن نے خریدا تھا۔ یہاں میرا سوال یہ ہے کہ: ہم اس دولت کے ساتھ کیا کریں؟ کیا اسے میں میں خرچ کرنا ہستہ ہے یا ہمارے ملک میں؟ کیا ادا کردہ اس رقم سے زمین کے گرد باڑ لگانا ضروری ہے؟ زمین پر باڑ لگانے کا کام میرے کرزن کی درخواست پر کیا جائے گا، تاکہ زمین کو لٹیرے لوگوں سے بچایا جاسکے۔

پسندیدہ جواب

اول:

ڈینشیا، زانمیریا و یگردا غمی امراض سے متاثر ہونے والے کو قانونی طور پر نااہل قرار دیا جاسکتا ہے اور اس طرح اس کے مال کو ضائع ہونے سے روکا جاسکتا ہے، ایسے شخص کے مال کو صرف اس کے ذاتی انتراجات اور اسیے لوگوں پر خرچ کیا جائے جن کا خرچ اس مریض کے ذمہ ہے۔

جیسے کہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"الامام احمد کہتے ہیں: جو بوڑھا آدمی ذہنی مریض ہو اسے اپنے مال میں تصرف کرنے سے روکا جائے۔ یعنی اگر وہ بوڑھا ہو جاتا ہے اور دماغی بیماری میں بٹلا ہو جاتا ہے، تو اسے قانونی طور پر نااہل قرار دیا جاسکتا ہے؛ چنانچہ اسے پاگل کی طرح دولت ضائع کرنے سے روکا جائے گا؛ کیونکہ وہ اپنی دولت کو اس طریقے سے تصرف کرنے سے قاصر ہو گیا ہے کہ اپنے مفادات کو تحفظ دے سکے، نیز وہ اپنے مال کی دیکھ بھال کرنے کے قابل نہیں رہا۔ یعنی وہ نابالغ اور بے وقوف شخص کے حکم میں ہے۔ ختم شد "المغنی" (6/610)

قانونی نااہلی کا اعلان قاضی (نچ) کرے گا؛ اور اسی قاضی کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانونی طور پر نااہل سمجھے جانے والے کی دیکھ بھال کے لیے ایک سرپرست مقرر کرے۔

ہم پہلے سوال نمبر: (202990) کے جواب میں وضاحت کر لیکے ہیں کہ اگر کوئی اسلامی عدالت نہیں ہے، تو اس شخص کے بچوں کو مال کی دیکھ بھال اور اس کی حفاظت کے لئے کسی کو منتخب کرنا چاہتے ہے، کیونکہ یہ ذمہ داری مجموع [قانونی طور پر پابندی لگانے کے شخص] کے ایسے قریب ترین لوگ ہی ادا کر سکتے ہیں جو اس شخص کے مفادات کا بھرپور خیال رکھیں۔

دو م:

سرپرست یا نگران کو اس بات پر دھیان دینا چاہیے کہ اس شخص کا زیادہ مخاذ کس چیز میں ہے؟ اور اس کے مال کو بھرپور انداز میں تحفظ دے۔ اسے اسی مریض کی ذاتی ضروریات یا ان کی ضروریات میں خرچ کرے جن کے اخراجات کا یہی مریض ذمہ دار ہے۔

جیسے کہ "الموسوعة الفقہیہ" (45/162) میں ہے:

"فتاہی کرام کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ سرپرست کے لیے جائز نہیں کہ وہ مجرور کے مال میں تصرف کرے، ہاں مختص محتاط انداز سے دیکھ بھال میں خرچ کر سکتا ہے، نیز ایسی بگہ خرچ کر سکتا ہے جہاں مجرور شخص کا واضح مخاذ ہو؛ کیونکہ حدیث میں ہے کہ: (نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی دوسروں کو نقصان پہنچاؤ)

فتاہی کرام نے اس حدیث سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ: سرپرست کو کوئی ایسا کام کرنے کا حق نہیں ہے جس سے مجرور یعنی قانونی طور پر نا اہل سمجھے جانے والے کو فائدہ نہ ہو، مثلاً: تحفہ دینا، وصیت کرنا، صدقہ دینا، غلاموں کو آزاد کرنا یا لین دین میں احسان کرنا (معمول کی قیمت سے زیادہ ادا کرنا)، یمان و لفظہ میں معمول سے بڑھ کر خرچ کرنا، یا کسی ایسے شخص کو کچھ دیا ہو جو واپسی کے حوالے سے ناقابل اعتبار ہو؛ کیونکہ یہ مجرور کی طبیعت میں سے مال بغیر کسی فائدے کے دیا جا رہا ہے اس لیے یہ مختص نقصان ہے۔

اسی طرح فتاہی کرام کے ہاں اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ سرپرست مجرور کے مال میں سے مجرور پر اور اس کے زیر کفالت پر خرچ کرے، تاہم یہ خرچ اسراف کے بغیر اور معقول انداز سے بخیلی کے بغیر ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **(وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا مِمْنَ فِرْدَوْنَ مِمْنَ ذَلِكَ قَاتِلُوا)**. ترجمہ: اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ ہی کنجوں کرتے ہیں، بلکہ اس کے درمیان ہمیشہ اعتماد رکھتے ہیں۔ [الفرqan: 25]

شافعی اور حنبلی فتاہی کرام کہتے ہیں:

"اگر بخیلی کرے تو یہ بھی باعث گناہ ہے، اور اگر اسراف سے خرچ کرے تو اپنی کوتاہی کی وجہ سے اس کا مکمل ضامن بھی ہو گا۔" ختم شد

اس بنابر والد کی دولت کا خیال رکھا جائے اور اس میں سے صدقہ نہ کیا جائے۔ نیز زمین کے ارد گرد باری لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اس سے والد کی املاک محفوظ ہوں گی۔

جیسے کہ منار لسلیل: (388/1) میں ہے:

"نابانی یادیوانے یا بے عقل کے سرپرست کے لیے ان کے مال میں تصرف کرنا حرام ہے، سو اسے اس طریقے کے جس سے انہیں فائدہ ہو؛ کیونکہ اللہ کا فرمان ہے: **(وَلَا تُنْهِرُوا هَالَّتِيمَ الْأَبْيَقِيَّ أَخْنَنِ).**

ترجمہ: اور تیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر اس طریقے سے جو بہترین ہو۔ [الانعام: 152]

اس آیت کی روشنی میں بے عقل اور دیوانہ بھی تیم کے حکم میں آتا ہے۔ لہذا ان کے مال کا تحفظ بھی تیم کے مال کی طرح ضروری ہے۔" ختم شد

والد کی وفات کے بعد قربانی کرنے اور صدقہ کرنے کی وصیت کے حوالے سے یہ ہے کہ صحیح وصیت ہے جو والد کی وفات کے بعد اس آخری رقم میں سے پوری کی جائے گی جو آپ کے کردن کو دی تھی بشرطیکہ وہ کل تر کے کا ایک تھانی سے کم ہو اور اگر ایک تھانی سے زیادہ ہے تو اس وصیت کی تعمیل وارثوں کی اجازت سے مشروط ہوگی۔

واللہ اعلم